اردو ڈیجیٹل پیپر

پٹنہ 25 مارچ، سنیچر

بہار
روزنامہ

کانگریس درپن

ایڈیٹر:
ڈاکٹر سنجئے کمار یادو

سب ایڈیٹر:
پروفیسر غلام اصدق

بھارت کی آواز کسی قیمت پر نہیں دبائی جائے گی، رکنیت منسوخ کرنے کی سازش مودی کو بھاری پڑے گی: ڈاکٹر سنجے یادو

کانگریس درپن: ملک میں جمہوریت کو بچانے کے لیے سڑک سے پارلیمنٹ تک مسلسل جدوجہد کرنے والے راہل گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت مودی حکومت نے سازشی انداز میں ختم کردی ہے۔ اڈانی گھوٹالے سے ملک کی توجہ ہٹانے اور ہندوستان کی آواز کو دبانے کی یہ مذموم کوشش مودی سرکار کو مہنگی پڑنے والی ہے۔ راہل گاندھی اس ملک کے عام لوگوں کے لیے اٹھنے والی نڈر آواز ہیں، جسے حکومت دبا نہیں سکے گی۔ حکومت اس آواز کو خاموش کرانے کے لئے ہر ایجنسی، ہر ادارے، تلوے چاٹنے والی میڈیا یا ممکنہ کے ذرائع کوشش کررہی ہے۔ چور کو چور کہنے پر راہل گاندھی کو یہ مجلس مودی حکومت کے دوست دور میں دی گئی ہے۔ کیونکہ راہل گاندھی دوست کال کے دوران ملک کی منظم اور بے شرمی سے ہونے والی لوٹ مار کے خلاف ہر پلیٹ فارم سے آواز اٹھا رہے تھے۔ بے نقاب ہونے کے لیے بیتاب مودی حکومت نے اپنے دوستوں کو بچانے کے لیے جمہوریت کا مذاق اڑایا ہے۔ بینک اور عوام کا پیسہ لے کر بیرون ملک فرار ہونے والوں کو دنیا میں آزادی سے گھومنے پھرنے کی آزادی مل رہی ہے، لیکن راہل گاندھی کو سچ بولنے کی سزا بھگتنی پڑ رہی ہے۔ لیکن یہ آمرانہ حکومت شاید بھول گئی ہے کہ جسے ڈرا دھمکا کر خاموش کروایا جارہا ہے، اس کا نام راہل گاندھی ہے اور گاندھی ڈرنے والے نہیں۔ آج سے 45 سال قبل اسی طرح کے غیر جمہوری فیصلے میں اندرا گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت منسوخ کردی گئی تھی لیکن ملک کے عوام نے اندرا کا ساتھ دیا اور اندرا گاندھی نے زبردست واپسی کی اور حکومت بنائی۔ وہی تاریخی غلطی اب مودی حکومت نے دوبارہ دہرائی ہے، ملک کے عوام راہل گاندھی کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کو دیکھ رہے ہیں اور آنے والے انتخابات میں بی جے پی کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ بھارت جوڑو یاترا کو ملنے والی بے پناہ حمایت اور راہل گاندھی کی طرف سے مودی حکومت کو مسلسل بے نقاب کرنے سے خوفزدہ بی جے پی حکومت کے اس ہے۔راہل گاندھی کو سچ بولنے کی قیمت چکانی پڑتی ہے لیکن ہر دور میں آخر کار سچ کی جیت ہوتی ہے۔ستیہ میوا جیتے۔

جمہوریت دشمن آمرانہ فیصلے نے جمہوریت پر بدنما داغ لگا دیا

راہل گاندھی کی لوک سبھا سے معطلی ایک عاجلانہ فیصلہ: سید قاسم رسول الیاس

نئی دہلی (کانگریس درپن) سورت کورٹ کے فیصلے کے بعد راہل گاندھی کو لوک سبھا کی رکنیت سے نااہل قرار دینا نہ صرف ایک عاجلانہ فیصلہ ہے بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ میں ان کی موجودگی کو اپنے لئے خطرہ سمجھتی ہے۔ویلفیئر پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے حکومت کے ذریعہ راہل گاندھی کی لوک سبھا سے نااہلیت کی کاروائی کو ایک عاجلانہ اور بدبختانہ فیصلہ قرار دیا۔جب عدالت خود اپنے فیصلہ پر 30 دن کی روک لگا کر راہل گاندھی کو اوپری عدالت میں جانے کا موقع دے رہی تھی تو حکومت کو بھی انتظار کرنا چاہیے تھا۔انہوں نے آگے کہا ایسا لگتا ہے کہ اڈانی کے معاملہ پر جس طرح راہل گاندھی نے لوک سبھا میں مودی حکومت کی زبان بند کردی تھی اور جس طرح وہ

ایڈیٹر کے قلم سے ہمارے کانگریس کارکنان

! ہم اپنے تمام اضلاع کے صدر، بلاک صدر اور تمام کارکنان سے گزارش کرتے ہیں کہ کانگریس درپن میں اپنے ضلع اور بلاک سطح کی خبریں بھیجیں، جسے ہم ترجیحات کی بنیاد پر جگہ دیتے ہیں۔ یہاں کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھا جاتا۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کو ایک طاقتور صدر ملا ہے اور ایسے میں ہم کارکنوں کی جوابدہی ہے کہ کانگریس سے جڑی ہر بات کی اطلاع صدر محترم اور تمام کارکنان تک پہنچائیں۔ کانگریس درپن جو مضبوط ذریعہ ہے۔ آج کے اس ڈیجیٹل دنیا میں کانگریس درپن کی تعمیر، کارکنوں کو مضبوطی حاصل کرنے کی ایک پہل ہے۔اکبر الہٰ آبادی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

ڈاکٹر سنجئے یادو

ایڈیٹر مع کانگریس کارکن جہان آباد پارلیمانی حلقہ

عوامی اشوز کو مسلسل اٹھا رہے تھے اس سے گھبرا کر حکومت نے عدالت کے فیصلہ کو جواز بنا کر ان کی رکنیت کو نا اہل قرار دے دیا۔ غالباً حکومت کو یہ اندیشہ تھا کہ اوپری عدالت شاید نچلی عدالت کے فیصلے پر روک لگا دے اس لئے بہت عجلت میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ ویلفیئر پارٹی آف انڈیا حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ اگر حکومت کبھی ED، کبھی CBI اور کبھی نا اہل قرار دینے جیسے عاقبت نااندیش اقدامات کے ذریعہ حزب مخالف کی زبان بند کرنا چاہتی ہے تو یہ اس کی سخت بھول ہے۔ حکومت کا یہ اقدام نہ صرف جمہوری قدروں کے خلاف ہے بلکہ اس کی پسپائی اور خوفزدگی کا بھی مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس اقدام سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اگر حزب مخالف متحد ہو کر حکومت کے غیر جمہوری اقدامات کے خلاف صف آرء نہیں ہوتا اور آئندہ پارلیمانی الیکشن متحد ہو کر نہیں لڑتا ہے تو یہ اندیشہ ہے کہ ملک میں جمہوریت کی جگہ تاناشاہی اور فسطائیت قدم جما لے گی اور اپوزیشن پارٹیوں کا باقی رہنا بھی محال ہو جائے گا۔ ڈاکٹر الیاس نے حزب مخالف کی تمام پارٹیوں سے اپیل کی وہ اپنی انا اور ہٹ دھرمی کو کنارے رکھ کر حکومت کے خلاف صف آرء ہو جائیں بلکہ آئندہ پارلیمانی الیکشن متحد ہو کر اور مضبوط الائنس بنا کر لڑیں۔

وہ نہ کبھی جھکا ہے اور نہ کبھی جھکے گا: لال جی دیسائی

کانگریس درپن: آل انڈیا کانگریس سیوا دل کے قومی صدر جناب لال جی بھائی دیسائی نے اپنے سیوا دل کے ساتھیوں کے ساتھ راہل جی کے کل کے واقعہ کے خلاف احتجاج درج کرایا اور انہیں گرفتار کر لیا، یہ حکومت کے خوف کو ظاہر کرتا ہے، یہ ایک گندی ذہنیت کا مظہر ہے۔ ایک شخص پارلیمنٹ میں ملک کے عوام کی آواز اٹھانا چاہتے ہیں، اڈانی کے معاملے پر اپنا رخ رکھنا چاہتے ہیں، اس طرف کو سنے بغیر پارلیمنٹ ٹھپ کر دی گئی اور 2 سال پرانے کیسز قانون کو بائی پاس کرتے ہوئے راہل جی کو سزا دی گئی اور ان کی جلد بازی میں رکنیت بھی منسوخ کر دی جاتی ہے، یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے جہاں کسی منتخب رکن اسمبلی کو لوک سبھا میں بولنے کی اجازت نہیں دی گئی، جا کر من مانی کی جاتی ہے، کانگریس کا پورا خاندان راہل جی کے ساتھ کھڑا ہے۔ جہاں تک راہل گاندھی کا تعلق ہے، راہل گاندھی ایک شیر ہے تانا شاہ تم لاکھ دباؤ بنالو* وہ نہ کبھی ڈرا ہے اور نہ کبھی ڈرے گا!!!

راہل گاندھی پر کی گئی کارروائی مفاد عامہ کے مسائل پر اٹھنے والی آواز کو دبانے کی سازش ہے: ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ

کانگریس کے تمام کارکن راہل گاندھی کے ساتھ سڑکوں پر اتریں گے، مودی حکومت جمہوریت کا گلا گھونٹنے پر تلی ہوئی ہے: ریاستی صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ

(کانگریس درپن) کانگریس کے قومی رہنما راہل گاندھی کی پارلیمنٹ کی رکنیت کی منسوخی پر برہم، بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور راجیہ سبھا کے رکن ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے کہا ہے کہ مودی حکومت کے اشارے عام عوام کی آواز کو دبانے اور جمہوری اقدار کا گلا گھونٹنے کے لیے ہیں لیکن یہ سب کچھ ہے۔ اڈانی کو بچانے کے لیے ایک بزدلانہ حرکت کی گئی۔ ریاستی کانگریس کے صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے کہا کہ متکبر وزیر اعظم کے کہنے پر ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے فیصلوں کے خلاف مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کا مطالبہ، جنہوں نے محنت کی کمائی میں جمع کرایا، ملک کے عام لوگوں کے کنارے اپنے دوست سرمایہ دار اڈانی کو، ہمارے لیڈر پر اس قسم کی گھٹیا حرکت کی گئی ہے۔ ہم جے پی سی کے مطالبے پر قائم رہیں گے اور اپنے لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں سڑکوں پر نکلیں گے۔ کانگریس پارٹی کبھی بھی جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹی۔ ہم سبھی کانگریسی مودی سرکار کے آمرانہ رویہ کے خلاف آواز اٹھائیں گے اور ملک میں انتشار کی فضا کے خلاف عام آدمی کے حقوق کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی کانگریس کے صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے کہا کہ گجرات کی سیشن کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کرنے سے پہلے ہی اس طرح کی کارروائی یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کس حد تک قانون کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں۔ راہل گاندھی کی قیادت سے بی جے پی خوف و ہراس میں ہے۔

جمہوریت کو آمریت کے ساتھ کنٹرول کرنے کی مودی سرکار کی پالیسی نے ملک کو گڑھے میں دھکیلنے کا کام کیا ہے اور یہ بدنیتی پر مبنی اقدام عام ہندوستانی کے حقوق پر حرف آتا ہے۔ راہل گاندھی ہمیشہ عوامی مفاد میں اور عوامی جذبات کا احترام کرتے ہوئے عام لوگوں کی آواز بنے رہے ہیں، اور مودی حکومت کے ناقابل عمل اور نادان فیصلوں کے خلاف ملک کو خبردار کرتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے حکومت، عوام کے بڑھتے ہوئے غصے سے گھبرا گئی ہے۔ اس کا اعتراف، اس کے خلاف ذاتی کارروائی کی ہے، حملے شروع کر دیے ہیں اور اسی سلسلے میں یہ قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریسی جب انگریزوں کے ظلم و ستم سے نہ گھبرائیں اور نہ ہی ڈریں، پھر وہ آخری سانس تک لڑیں گے اور ان کے خلاف بھی جیتیں گے جو انگریزوں کے لیے مخبر ہیں۔

مودی سرکار نے راہل گاندھی کے خلاف سازش کی تمام حدیں پار کردیں، بھارتی جمہوریت کے لیے دردناک دن: انجینئر محی الدین خان

(کانگریس درپن) ایک دن پہلے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو سورت کی عدالت نے مودی سرنام سے متعلق ہتک عزت کے مقدمے میں مجرم قرار دیا تھا اور ایک دن بعد ان کی پارلیمانی رکنیت ختم کردی گئی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ پورے ملک میں جمہوریت کو مکمل طور پر کچلا جا رہا ہے۔ آپ کسی بھی پلیٹ فارم پر کہیں بھی اپنی بات نہیں رکھ سکتے، چاہے وہ ملک کی پارلیمنٹ ہو یا پارلیمنٹ سے باہر آپ کو اپنی بات رکھنی ہوگی۔ آپ جو کہہ رہے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ میں مودی کے عرفی نام والے راہل گاندھی کے الفاظ دہرا رہا ہوں، جنہوں نے کہا تھا کہ نیرو مودی، للت مودی اور یہ سب گجرات کے لوگ، جن کی سرپرستی انہیں حاصل ہے، مودی ایسا کیوں ہے؟ یہ لوگ ملک کا پیسہ ہیں، چاہے وہ چوکسی ہو یا اڈانی... تو اس پر ایک بات کہی گئی اور راہل گاندھی کی تقریر کے بعد سورت کی ضلعی عدالت میں 2019 میں ان کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا گیا۔ اب، 2023 آنے تک، اس معاملے میں ضلعی عدالت اسے توہین کا مقدمہ سمجھتی ہے اور راہل گاندھی کو 2 سال کی سزا سنائی جاتی ہے اور ان کی رکنیت منسوخ کردی جاتی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس معاملے میں کوئی توہین ہے، آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ بی جے پی کے قومی صدر یکے بعد دیگرے ٹوئٹ کر رہے ہیں اور ان تمام لوگوں کو بچانے کے لیے جو ملک کے بینکوں کا پیسہ لے کر بھاگ گئے، ان کو بچانے کے لیے۔ آپ ذات اور سماج کے نام پر کھیل رہے ہیں کہ وہ او بی سی ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ اب آپ مجرموں کی ذات اور مذہب دیکھ کر بات کریں گے یا ان کا جرم دیکھ کر بات کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ راہل گاندھی جی اور کانگریس مسلسل اڈانی گھوٹالے کی تحقیقات کے لیے جے پی سی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہنڈن برگ کی رپورٹ میں ایک کے بعد ایک باتیں سامنے آرہی ہیں۔ عدالت نے اسے درست سمجھتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور اسے اڈانی کے کھاتوں اور لین دین کی رپورٹ دینے کو کہا ہے۔ جن ممالک میں حکومت اکثر انہیں اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ ملک کے نام پر ٹھیکے دیئے جاتے ہیں اور آپ نے قواعد وضوابط میں کیا تبدیلیاں کی ہیں؟ صرف جے پی سی ہی اس کی تحقیقات کرسکتی ہے۔ بی جے پی جے پی سی کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہونے دے رہی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جب اپوزیشن بولنے کے لیے کھڑی ہوتی ہے تو حکمران جماعت کے لوگ شور مچانے لگتے ہیں اور ایک منٹ میں دونوں ایوانوں کی کارروائی ملتوی کردی جاتی ہے، بحث نہیں ہونے دی جاتی۔ اب آپ دیکھیں، 16 سیاسی پارٹیاں ای ڈی کے دفتر کی طرف مارچ کر رہی تھیں اور یہ تمام پارٹیاں اپنی شکایت ای ڈی کے پاس لے جانا چاہتی تھیں لیکن اپنی طاقت کے بل بوتے پر انہوں نے 16 پارٹیوں کے 200 ایم پیز کو وہاں پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہ جمہوریت کا قتل نہیں؟ کیا ہم اپنی شکایت لے کر پولیس اسٹیشن، سی بی آئی اور ای ڈی کے دفتر نہیں جاسکتے اور اگر نہیں جاسکتے تو ہم کیوں نہیں جاسکتے؟ کیونکہ یہ تو اقتدار میں بیٹھے لوگوں سے شکایات ہیں تو یہ کیا ہے، ہم پوچھنا چاہتے ہیں، یہی وجہ ہے۔ میں اس بات سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں کہ انہیں صرف حکومت کے خلاف بولنے کے جرم میں پھنسایا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی جی اپوزیشن اور ملک کے کروڑوں عوام کی آواز بن گئے ہیں۔ آج کسان ایک بار پھر دہلی کی سرحد پر کیوں دھرنا دینے پر مجبور ہے کیونکہ اس کی آمدنی دوگنی ہونی تھی، جو نہیں ہوئی۔ اس کا قرض معاف ہونا تھا جو نہیں ہوا۔ ایم ایس پی کے لیے قانون آنا تھا جو نہیں آیا۔ آج راہل گاندھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ان کی آواز بن کر بول رہے ہیں۔ ملک میں کروڑوں نوجوان بے روزگار ہیں۔ مہنگائی بڑھ رہی ہے، گیس، پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ لوگوں کو کوئی راحت نہیں ہے، اس لیے راہل گاندھی جی بھی ان کی آواز

بن رہے ہیں۔ خاص طور پر جب بھارت جوڑو یاترا نے 40 دنوں تک 12 ریاستوں میں 4000 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تو ان تمام آوازوں کو جمہوریت میں ایک پلیٹ فارم ملا۔ اب بی جے پی کا غصہ راہل گاندھی پر ہے جس کے پیچھے سی بی آئی، ای ڈی اور دہلی پولیس بھیجی گئی تھی۔ وہ ان سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور ایوان کے اندر اور باہر عوامی مفاد کے مسائل پر حکومت کو گھیرنے کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اب بی جے پی کی صرف ایک کوشش ہے کہ ان کی رکنیت کیسے منسوخ کی جائے، چاہے عدالت کے ذریعے ہو یا توہین عدالت کا مقدمہ پارلیمنٹ کے اندر چلایا جائے اور اس کے لیے وہ چاہتے ہیں کہ ہم جے پی سی کے مطالبے پر سمجھوتہ کریں اور اڈانی پر ہم کوئی سوال نہ کریں۔ اور اس طرح شاید ممبر شپ بچ جائے گی......لہٰذا سورت کی عدالت کے فیصلے کے بعد راہل گاندھی کے پاس جیل جانے یا معافی مانگنے کا آپشن تھا، لیکن راہل گاندھی نے ساورکر کو قبول نہیں کیا۔ اس طرح معافی مانگنے کے بجائے اپنے قانونی حقوق کا استعمال کیا۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ کورٹ کے فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں ضلعی عدالت نے بھی ہمیں 30 دن کا وقت دیا ہے اور عدالت نے ہماری سزا پر روک لگا دی ہے اس لیے یہ ہمارا قانونی حق ہے اور ہم اس کے لیے لڑیں گے۔ کسی اور لیڈر کا نام بتائیں جو کنیا کماری سے کشمیر تک ملک کو ایک دھاگے میں جوڑنے کے لیے نکلا ہو اور جس کے لیے لوگ نکلے ہوں اور جس نے 4000 کلومیٹر کا سفر کیا ہو وہ کشمیری پنڈت ہوں، دلت ہوں، قبائلی ہوں، کسان ہوں اور کشمیر کے نوجوان ہوں، سب کی آوازیں سنیں اور ان سے وعدہ کیا کہ میں دہلی پہنچ کر آپ کا درد پارلیمنٹ میں لے جاؤں گا۔ لیکن وزیر اعظم نے راہل گاندھی کی تقریر کا مذاق اڑایا لیکن وہ راہل گاندھی کا مذاق نہیں اڑا رہے ہیں، وہ ملک کے کروڑوں کسانوں، بے روزگاروں، خواتین اور نوجوانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اب بات یہ ہے کہ راہل گاندھی پورے ملک اور بیرون ملک میں ایک ایسی آواز ہیں جو بی جے پی سے نہیں ڈرتے اور مسلسل اڈانی، نیرو مودی، میہول چوکسی کا مسئلہ اٹھا رہے ہیں۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ نیرو مودی کو انٹرپول نے ریڈ کارنر کیا تھا، تو اسے واپس کیوں لیا گیا؟ آپ کو اسے اور میہول چوکسی کو واپس لانا تھا، لیکن بی جے پی کے قومی صدر آج کیا کر رہے ہیں، اپنی ذات کو یہ بتا کر کہ وہ او بی سی ہیں اور ان کے سماج کی توہین کی جا رہی ہے۔ بی جے پی کے قول و فعل میں فرق ہے۔ وہ جس طرح کے ہتھکنڈے اپنا رہی ہے، وہ ذات پات، مذہب کی بنیاد پر ملک اور سماج کو بانٹنے کی کوشش کر رہی ہے، اسے مسائل سے ہٹایا جا رہا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ملک کو متحد رکھا جائے نہ کہ ان ایشوز پر، ملک میں بے روزگاری اور ترقی کے مسئلہ پر الیکشن ہونے چاہئیں۔ بی جے پی پریشان ہے کیونکہ ان کے پاس ان سب کا جواب نہیں ہے۔ ہاں، پارلیمنٹ بھی۔ ملک سے سمجھوتہ کیا جاتا ہے، آواز نہیں سنی جاتی، پارلیمنٹ نہیں چلتی تو ملک کے کروڑوں عوام کی امیدیں صرف سپریم کورٹ پر ہی رہ جاتی ہیں۔

راہل گاندھی کی پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخی پر بیگوسرائے میں بھی احتجاج

مرکز میں بیٹھی آمرانہ حکومت کی طرف سے جنتا نک شری راہل گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت ختم کرنے کے خلاف بیگوسرائے ضلع کے بچواڑا اسمبلی حلقہ کے تحت بھگوان پور بلاک کے اتاروا چوک پر آج وزیر اعظم نریندر مودی کا پتلا جلا کر احتجاج کیا گیا۔ راہل گاندھی جی ملک کی آواز ہیں، راہل جی ہر بے روزگار نوجوان، خواتین، سماج کے ہر محروم طبقے کی آواز ہیں جو اس آمرانہ حکومت کے خلاف مضبوط ہوں گے۔ ان کی اس ملک اور جمہوریت کو بچانے کی جنگ ہر قیمت پر جاری رہے گی۔ آمریت اپنے عروج پر ہے اور جمہوریت اور آئین کا بے رحمی سے قتل کیا گیا ہے۔ پوری حکومت اور مشینری ایک ایسے شخص کے خلاف کھڑی ہے جو ان طاقتوں کے خلاف سچائی اور عدم تشدد کے ساتھ لڑ رہا ہے۔ آج ہر سچا ہندوستانی راہل گاندھی کے ساتھ کھڑا ہے۔ آج کا دن ہندوستانی جمہوریت کے لیے یوم سیاہ کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

راہل گاندھی کے پاس دو ہی راستے تھے، معافی مانگیں یا ملک کی آواز بنیں

راہل جی نے چور کو چور کیا کہا، "صاحب" کو برا لگ گیا

(کانگریس درپن) بہار کانگریس کی نمائندہ اور نوجوان رہنما انعم سلطان خان نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت جمہوریت کی قاتل ہے، ہر آئینی ادارے پر مودی سرکار نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، بھارت پوری دنیا میں جمہوری اقدار کے لیے ایک مثال تھا لیکن اس حکومت کی حرکات نے تمام اقدار کو شرمسار کر دیا، ماضی میں راہل گاندھی نے بدعنوانوں کے خلاف کھلا پلیٹ فارم اٹھایا تھا، جس کے نتیجے میں انہیں پارلیمنٹ کی رکنیت سے ہاتھ دھونا پڑا، انعم سلطان نے طنز کرتے ہوئے سوال کیا۔ مرکزی حکومت اور بی جے پی پر، نیرو مودی، گوتم اڈانی اور للت مودی سے بی جے پی اور نریندر مودی کا کیا رشتہ ہے، راہل گاندھی نے ان کرپٹ صنعت کاروں کے خلاف محاذ کھولا تھا، پھر بی جے پی کو کیوں نقصان ہوا، نیرو کا کیا گھوٹالہ ہے؟ مودی، للت مودی اور گوتم اڈانی کیا بی جے پی اور نریندر مودی کے ساتھی ہیں؟ راہل گاندھی کو جس طرح گجرات میں مقدمے کا سامنا کرنا پڑا اور بے بنیاد الزامات میں 2 سال کی سزا سنائی گئی، اس سے لگتا ہے کہ اس ملک میں آئینی اداروں کی کوئی قدر نہیں، چوروں کو چور کہنا کہاں غلط ہو گیا، جب راہل گاندھی نے چور کو چور کہا تو ان کے پاس دو ہی راستے تھے، ان چوروں سے بہت کچھ مانگنا یا ملک کے مفاد میں سزا کو قبول کرنا، راہل گاندھی نے معافی قبول نہیں کی اور اپنی ایم پی کی رکنیت ہم وطنوں سمیت تمام اپوزیشن جماعتوں کے لیے قربان کر دی۔ انگریزوں سے معافی مانگیں اور آج کے گاندھی نے بھی انگریزوں کے غلاموں سے معافی نہیں مانگی! آخر میں میں یہی کہوں گا کہ یاد رکھیں، شہید اعظم بھگت سنگھ کے پاس بھی دو ہی راستے تھے، یا تو معافی یا پھانسی!

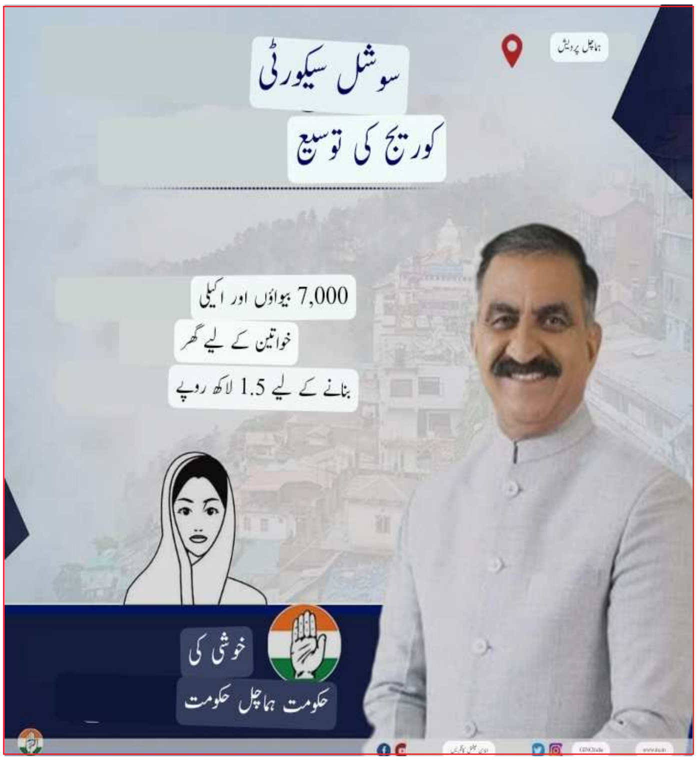

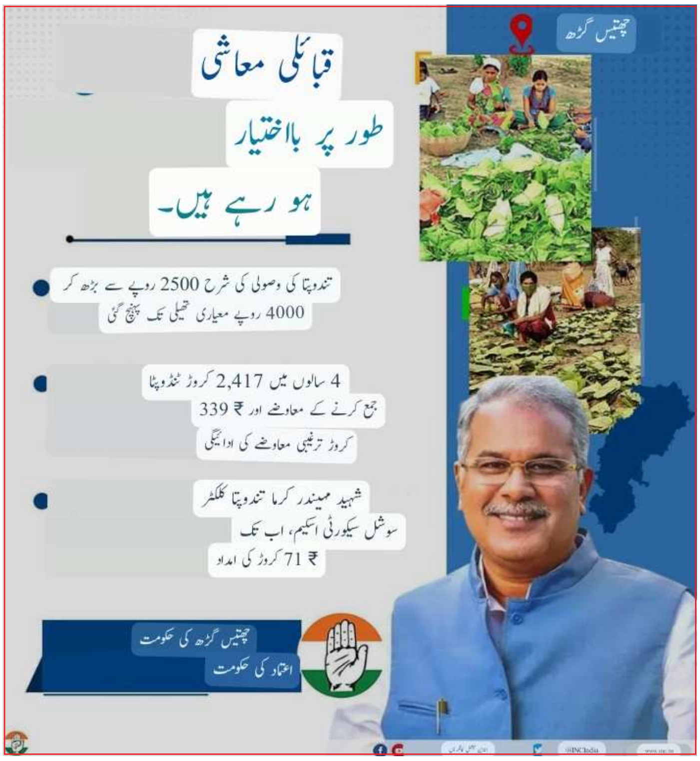

راہل گاندھی کی رکنیت کی منسوخی کے خلاف احتجاج و مظاہرے، کیمرے کی نظر میں--------

मुंगेर जिला कांग्रेस कमिटी
आपका
हार्दिक अभिनन्दन
करती है।
डॉ॰ समीर कुमार सिंह
डॉ॰ अजय कुमार सिंह

LLOYD
AMAZE

راہل گاندھی کی رکنیت کی منسوخی کے خلاف اور جے پی سی کے مطالبات کو بہار جھارکھنڈ بشمول پورے ملک میں احتجاج ومظاہرے۔